اذانِ قبر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

فاروقیہ بُک ڈپو، دہلی ۶

THIS BOOK PDF CREATED
BY- FAIZAN SIBTAINI
NAGPUR -18

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

دفن کے بعد قبر پہ اذان کہنے کے جواز پر مبارک فتویٰ

ایذان الاجر فی اذان القبر

سنہ ۱۳۰۷ھ

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت

مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

فاروقیہ بک ڈپو C/۴۲۲ مٹیا محل

جامع مسجد دہلی ۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

نام کتاب :- ایذان الاجر فی اذان القبر

موضوع : دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کے جواز پر بحث

مصنف : اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

پیش لفظ : پیر طریقت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ھدیہ : =/9

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

الحمد للہ کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضرت الشیخ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے جس سے مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت ہو اور دینی مسائل میں قرآن اور سنت کی بنیاد پر صحیح رہنمائی ہوتی رہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر ادارہ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحقیقی رسائل کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں بھی قدم اٹھایا ہے جس سے عوام کو زیادہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

سے زیادہ فائدہ پہنچے اور وہ اپنے معاملات کو قرآن و سنت کی روشنی میں بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں "ادارہ" کے سامنے سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رسالہ " ایذان الاجر فی اذان القبر" ہے

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق ہیں ان کی علمی عظمت کو تمام جہاں تسلیم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ملک کے گوشے گوشے سے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سوالات بھیجے جاتے تھے نہ صرف ہندوستان بلکہ افریقہ حرمین طیبین، برما سیلون سیریا، مصر، افغانستان وغیرہ ممالک سے بھی دینی مسائل کے حل کے لئے آپ کی خدمت میں سوالات بھیجے جاتے تھے۔ اعلیٰ حضرت ان سوالات کے جوابات قرآن اور سنت کی روشنی میں تحریر فرماتے تھے۔ بلکہ کبھی تو ایسا بھی ہوتا کہ کسی ایک سوال کے جواب میں ایک علیحدہ رسالہ ہی تحریر کر دیتے اور کبھی تو یہ جواب اس قدر طویل ہوتا کہ اس پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو جاتی۔ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات میں علم و حکمت کے دریا موجزن ہیں اور آپ کی حیات مبارک میں آپ کے جو فتاوے جمع کر کے شائع کئے گئے وہ جہازی سائز کے طویل و عریض بارہ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ اور اس فتاوے کا نام بھی کس قدر پیارا ہے۔ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

جس کا ترجمہ یہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بخششیں فتاویٰ رضویہ میں یہ ایک عظیم خزانہ ہے بعد کے علماء نے اس سمندر سے بوقت ضرورت پورے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور اب بھی فائدہ حاصل

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

کر رہے ہیں۔ اس طرح آنے والے ان ہی سوالات میں سے اعلیٰحضرت کے پاس ایک سوال یہ بھی آیا کہ مردے کو دفن کرنے کے بعد جو اذان دی جاتی ہے از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں اعلیٰحضرت نے پندرہ دلائل اور اکتالیس احادیث کے علاوہ فقہائے کرام کی معتبر کتب کے حوالوں سے ثابت کیا کہ قبر پر اذان دینی جائز ہے بعض لوگ بغیر کسی سند و حوالے کے قبر پر اذان دینے کی مخالفت کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ اس کار خیر کو روکنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور اسے بدعت کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے اس رسالے کے دلائل کافی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خیر الناس من ینفع الناس لوگوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

مردے کو قبر پر دی جانے والی اذان سے فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں یہ اس رسالے سے ظاہر ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

ہمیں قارئین سے توقع ہے کہ وہ اسے انصاف کی نظروں سے دیکھیں گے اور اپنے کسی عزیز و اقرب کے انتقال کے موقع پر حتی المقدور اسے نفع پہنچانے سے غفلت نہ برتیں گے۔ واللہ الموفق وبہ التوفیق

مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی
صدر بزم رضا کھوڑی گارڈن
میمن مسجد کراچی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ دفن کے وقت جو قبر پر اذان کہی جاتی ہے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

فتوے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاذان علم الایمان وسبب الامان وسکینۃ الجنان ومناۃ الاحزان ومرضاۃ الرحمٰن والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من رفع اللہ ذکرہ واعظم قدرہ فبذکرہ زان کل خطبۃ واذان وعلی الہٖ وصحبہٖ الذاکرین ایاہ مع ذکر مولاہ فی الحیوٰۃ والموت والوجدان والفوت وکل حین واٰن واشھد ان لا الٰہ الا اللہ الحنان والمنان وان محمدًا عبدہ ورسولہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی الہٖ وصحبہٖ المرضیین لدیہ ما اذن

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

اُذُن لصوت اذان قال فقیر عبد المصطفٰی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی سقاہ الحبیب من کاس الحبیب عذبا و رزقنا وجعلہ من الذین ھم اھل الایمان والصلوٰۃ والاذان احیاء و اموا تا آمین الٰہ الحق آمین ؎

؎ تمام تعریفیں اس قدوس حق جل وعلا کیلئے جس نے اذان کو ایمان کی علامت، امن کا سبب دل کا اطمینان اور غموں کو دور کرنے والی نشاط الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا اور کامل صلوٰۃ وسلام اس ذات مقدس پر جن کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا اور مرتبے کو عظمت بخشی چنانچہ آپ کے ذکر سے ہر خطبے اور اذان کو زینت بخشی اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر جو اپنے مولائے کریم کے ذکر کیساتھ موت وحیات، کسی چیز کے کھل جانے یا گم ہو جانے کے وقت اور ہر گھڑی ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آقا و مولا محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین بندے اور رسول ہیں، جن وانس کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر آپ کی آل پاک پر، صحابہ کرام پر اس وقت تک باران رحمت فرمائے جب تک کان اذان کی آواز سنتے رہیں فقیر عبد المصطفٰے احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حبیب کے پیالے سے ٹھنڈا میٹھا پانی پلائے اور اسے ان لوگوں سے کرے جو زندگی اور موت کی صورت میں ایمان نماز اور اذان والے ہیں۔ آمین ۱۲ شرف قادری۔

الجواب

بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا۔ امام ابن حجر مکی و علامہ خیر الملۃ والدین رملی استاذِ صاحبِ درمختار علیہم رحمۃ الغفار نے ان کا یہ قول نقل کیا۔ اما المکی[1] ففی فتاواہ و فی شرح العباب وعارض واما الرملی ففی حاشیۃ البحر الرائق ومرض۔[2] حق یہ ہے کہ اذان مذکور[3] فی السوال کا جواز یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اوس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔ قائلانِ جواز کے لئے اسی قدر کافی۔ جو مدعیٔ ممانعت ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعوی ثابت کرے پھر بھی مقام تبرع[4] میں آکر فقیر غفر اللہ تعالیٰ بدلائل کثیرہ اس کی اصل شرعِ مطہر سے نکال سکتا ہے جنہیں بتعالون مناظرہ اسانید سوال تصور کیجئے فاقول وباللہ التوفیق ومنہ الوصول الی ذری التحقیق دلیل اوّل وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا اور سوال نکرین ہوتا ہے شیطان رجیم (اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات و ممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا اور جواب میں بہکاتا ہے۔ والعیاذ[5] بوجہ

---

[1] علامہ ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ اور شرحِ عباب میں نقل کیا اور اس قول پر معارضہ کیا۔ علامہ رملی نے بحر الرائق کے حاشیہ میں نقل کیا۔ اور اس قول کو ضعیف قرار دیا ۱۲ [3] جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے ۱۲ [4] بطور احسان ۱۲ [5] خدا کی پناہ ۱۲ ——— محمد عبد الحکیم شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں ان المیت اذا سئل من ربک ترائی لہ الشیطن فیشیر الی نفسہ انی انا ربک فلھذا ورد سوال التثبیت لہ حین یسئل یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ویؤیدہ من الاخبار قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند دفن المیت اللھم اجرہ من الشیطن فلو لم یکن للشیطان ھناک سبیل ما دعی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک یعنی وہ حدیثیں اس کی مؤید ہیں جن میں وارد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیوں فرماتے، اور صحیح حدیثیں سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن المؤذن ادبر الشیطن ولہ حصاص۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے۔ شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں حکم آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو، فوراً اذان اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

اخرجه الامام ابو القاسم سلیمٰن بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجمہٖ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم نے اپنے رسالہ "نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا" ۱۳۰۲ میں اس مطلب پر بہت احادیث نقل کیں اور جب ثابت ہو لیا کہ وہ وقت عیاذاً باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور ہمیں حکم آیا کہ اس کے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن و حدیث مالا مال۔

دلیل دوم: امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایۃ وسوی علیہ) سبح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسبح الناس معہ طویلا ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ لم سبحت (زاد فی روایۃ، ثم کبرت) قال لقد تضایق علی ھذا الرجل الصالح قبرہ حتی فرج اللہ تعالیٰ عنہ یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ

لہ یہ حدیث امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ۱۲۔ شرف قادری۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہا کئے۔ پھر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور اوّل تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے؟ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرما دی۔ علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ ای مازلت اکبر وتکبرون واسبح وتسبحون حتی فرجہ اللہ یعنی حدیث کے معنی یہ ہیں کہ برابر میں اور تم اللہ اکبر اللہ اکبر سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس تنگی سے انہیں نجات بخشی۔ اقول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کی آسانی کیلئے بعد دفن کے اللہ اکبر اللہ اکبر بار بار فرمایا ہے اور یہی کلمہ مبارکہ اذان میں بھی بار بار ہے تو عین سنت ہوا۔ غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو ان کی زیادت نہ معاذ اللہ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی بلکہ زیادہ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کے لئے ذکر خدا کرنا تھا۔ دیکھو یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو دربارہ تلبیہ[1] اجلہ صحابہ عظام مثل حضرت امیر المومنین عمر و حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا اور ہمارے

---

[1] وہ کلمات جو احرام باندھتے وقت اور اس کے بعد کہے جاتے ہیں لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ۱۲ از شرف احمدیہ۔

ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔ لا ینبغی ان یخل بشیٔ من ھذہ الکلمات لانہ ھو المنقول فلا ینقص عنہ ولو زاد فیھا جاز لان المقصود الثناء واظہار العبودیۃ فلا یمنع من الزیادۃ علیہ ا ملخصًا یعنے ان کلمات میں کمی نہ چاہیئے کہ یہی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہیں تو ان سے گھٹائے نہیں اور اگر بڑھائے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالٰی کی تعریف اور اپنی بندگی کا ظاہر کرنا ہے تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اپنے رسالہ "صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین" وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔ دلیل سوم:۔ بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔ حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ رواہ احمد ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری وابن ماجۃ کمسلم عن ابی ھریرۃ وکالنسائی عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہم

ا؎ یہ حدیث امام احمد امام مسلم ابوداؤد ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی، ابن ماجہ نے امام مسلم کی طرح حضرت ابوہریرہ سے اور امام نسائی کی طرح ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ۱۲

محمد عبد الحکیم شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت
کہ بعون اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمے پر ہو اور شیطان لعین کے بہلانے میں نہ
آسکے اور جو دفن ہو چکا حقیقتاً مردہ ہے اور اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت
کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے
اور بے شک اذان میں یہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ تین جگہ موجود بلکہ
اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں، ان کے سوال تین ہیں من ربک
تیرا رب کون ہے؟ ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ ما تقول فی حق ھٰذا
الرجل تو اس مرد یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد
رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتدا میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ سوال من ربک کا جواب سکھائیں گے
ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے اور اشہد ان محمداً
رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ سوال ماکنت تقول فی
حق ھٰذا الرجل کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا
اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے

---

۱ یہ حدیث امام احمد، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی۔ ابن ماجہ نے امام مسلم کی طرح حضرت ابوہریرہ سے اور امام نسائی کی طرح ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ ۱۲
محمد عبدالحکیم شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن دستون ہے کہ الصلاۃ عماد الدین تو بعد دفن اذان دینا عین ارشاد کی تعلیم ہے جو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر المعنیٰ میں فرمایا۔ اب یہ کلام سماعِ موتیٰ اور تلقینِ اموات کیطرف منجر ہوگا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ خاص اس مسئلہ میں کتاب مبسوط مسمّٰی بہ ۱۳۰۵ھ "حیاۃ الموات فی سماع الاموات" تحریر کر چکا جس میں پچھتر حدیثوں اور پونے چار سو اقوال آئمۂ دین وعلمائے کاملین وخود بزرگانِ منکرین سے ثابت کیا کہ مردوں کا سننا، دیکھنا سمجھنا قطعاً حق ہے اور اس پر اہلسنت وجماعت کا اجماع قائم اور اس کا انکار نہ کریگا مگر غبی جاہل یا معاندِ مبطل اور اسی کی چند فصول میں بحث تلقین بھی صاف کر دی۔ یہاں اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

دلیل چہارم ابو یعلےٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اطفئوا الحریق بالتکبیر "آگ کو تکبیر سے بجھاؤ"۔ ابن عدی حضرت عبداللہ بن عباس وہ اور ابن السنی وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پُرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رایتم الحریق فکبروا فانہ یطفئ النار "جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں فکبروا ای قولوا اللہ اکبر اللہ اکبر وکرروہ کثیراً مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری اس حدیث کی شرح میں کہ حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر کے پاس دیر تک اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے لکھتے ہیں "التکبیر علی ھذا الاطفاء الغضب الالٰھی ولہذا ورد استحباب التکبیر عند رؤیۃ الحریق" اب یہ اللہ اکبر کہنا غضب الٰہی کے بجھانے کو ہے ولہذا آگ لگی دیکھ کر دیر تک تکبیر مستحب ٹھہری"۔ وسیلۃ النجاۃ میں حیرت الفقہ سے منقول حکمت در تکبیر آنست بر اہل گورستان کہ رسول علیہ السلام فرمودہ است اذا رأیتم الحریق فکبروا چو آتش بر جائے افتد واز دست شما بر نیاید کہ بنشانید تکبیر بگوید کہ آتش بہ برکتِ آں تکبیر فرو نشیند چوں عذاب قبر باآتش است و دست شما بآں نمیرسد تکبیر باید گفت تا مردگان از آتش دوزخ خلاص یابند۔ یہاں سے بھی ثابت کہ قبر مسلم پر تکبیر کہنا فرد سنت ہے تو یہ اذان بھی قطعاً سنت پر مشتمل اور زیادات مفیدہ کا مانع سنیت نہ ہونا تقریر دلیل دوم سے ظاہر ہے

دلیل پنجم ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی قال حضرت ابن عمر فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال بسم اللہ و فی سبیل اللہ فلما اخذ فی تسویۃ اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطٰن و من عذاب القبر ثم قال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا مختصر

ا۔ قبرستان والوں پر تکبیر کی حکمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا رأیتم الحریق فکبروا جب کسی جگہ آگ لگ جائے اور تم اسے بجھا نہ سکو تو تکبیر کہو کہ تکبیر کی برکت سے آگ بجھ جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ، جب قبر کا عذاب بھی آگ سے ہے اور تم اسے بجھا نہیں سکتے تو تکبیر کہو تا کہ مردے دوزخ کی آگ سے نجات پائیں۔ ۱۲۔ شرف لاہوری ؎

یعنی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ، جب لحد برابر کرنے لگے کہا الٰہی اسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے، پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا" امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم بسند جید عمرو بن مرۃ تابعی سے روایت کرتے ہیں کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللّٰھم اعذہ من الشیطٰن الرجیم۔ یعنی صحابہ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الٰہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے: ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں خیثمہ سے راوی کانوا یستحبون اذا دفنوا المیت ان یقولوا بسم اللّٰہ و فی سبیل اللّٰہ و علیٰ ملۃ رسول اللّٰہ اللّٰھم اجرہ من عذاب القبر و عذاب النار و من شر الشیطان الرجیم" مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ و شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش: ان حدیثوں سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ اس وقت عیاذ باللہ شیطان رجیم کا دخل ہوتا ہے یونہی یہ بھی واضح ہوا کہ اس کے دفع کی تدبیر سنت ہے کہ دعا نہیں مگر ایک تدبیر اور احادیث سابقہ دلیل اول سے واضح کہ اذان دفع شیطان کی ایک عمدہ تدبیر ہے تو یہ بھی مقصود شارع

کے مطابق اور اپنی نظیر شرعی سے موافق ہوئی۔

دلیل ششم ابوداؤد و حاکم و بیہقی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ قال استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبت فانہ الان یسأل یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو اور اس کے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعد ما سوی علیہ فیقول اللھم نزل بک صاحبنا و خلف الدنیا خلف ظھرہ اللھم ثبت عند المسئلۃ نطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بما لا طاقۃ لہ بہ یعنی جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔

ان حدیثوں اور احادیث دلیل پنجم وغیرہ سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ بجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت

و عذر خواہی کیلئے حاضر ہوا اور اب قبر پہ کھڑے ہو کر دعا یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اسے اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ نقلہ المولیٰ جلال الملۃ والدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی شرح الصدور اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں یستحب الوقوف بعد الدفن قلیلاً و الدعاء للمیت " مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کیلئے دعا کریں اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرہ نیرہ و ردمختار و فتاوی عالمگیریہ وغیرہا اسفار میں ہے طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحٰق صاحب دہلوی نے مائۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پہ اذان کیسی ہے؟ فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و فتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہِ بزرگی اتنا نہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الٰہی ہے اور ہر ذکرِ الٰہی دعا تو وہ بھی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں میں فرماتے ہیں کل دعاء ذکر، و کل ذکر دعاء " ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الدعاء الحمد للہ

اے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شرح الصدور میں نقل کیا۔ ۱۲ شرف قادری لاہور

سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے"۔ اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وصححہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے بآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا۔ تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع بصیر سے دعا کرتے ہو۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک ہے۔

دلیل ہفتم۔ یہ تو واضح ہو لیا کہ بعد دفن میت کے لئے دعا سنت ہے۔ اور علما فرماتے ہیں آداب دعا سے ہے کہ اس سے پہلے کوئی عمل صالح کرے۔ امام شمس الدین محمد بن الجزری کی حصن حصین شریف میں ہے آداب الدعاء منها تقديم عمل صالح وذكره عند الشدة مت د علامہ علی قاری حرز ثمین میں فرماتے ہیں یہ ادب حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کی ثابت ہے اور شک نہیں کہ اذان بھی عمل صالح ہے تو دعا پر اس کی تقدیم مطابق

لہ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔ امام نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ۱۲ سہ دعا کے آداب میں سے ہے کہ پہلے کوئی نیک عمل کیا جائے اور شدت کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ ۱۲ محمد عبد الحکیم شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

مقصود سنت ہوئی۔

دلیل ہشتم: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثنتان لاترد ان الدعاء عند النداء وعند الباس[2] دو دعائیں رد نہیں ہوتیں ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ اخرجہ[1] ابوداؤد وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء جب اذان دینے والا آذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اخرجہ[2] ابویعلی والحاکم عن ابی امامۃ الباھلی و ابوداؤد الطیالسی وابویعلی والضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اذان اسباب اجابت دعا سے ہے۔ اور یہاں دعا شارع جل وعلا کو مقصود تو اس کے اسباب اجابت کی تحصیل قطعاً محمود۔

دلیل نہم: حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یغفر للمؤذن منتھی اذانہ ویستغفر لہ کل رطب یابس سمعہ

---

[1] اسے ابوداؤد، ابن حبان، اور حاکم نے سند صحیح سے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے۔ [2] اسے امام ابویعلے اور حاکم نے حضرت ابوامامہ سے اور ابوداؤد طیالسی ابویعلے، ضیاء نے المختارۃ میں سند حسن سے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کیلئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تر و خشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کیلئے استغفار کرتی ہے۔

اخرجه[1] الامام احمد بسند صحیح واللفظ له والبزار والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ونحوه عند احمد وابی داؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابن حبان من حدیث ابی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وصدره عند احمد والنسائی بسند حسن جید عن البراء بن عازب والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة وله فی الاوسط عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم۔ یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعثِ مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابلِ قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفوروں سے دعا منگوانی چاہیئے امام احمد مسند میں حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له "جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے

---

[1] اس حدیث کو امام احمد نے سند صحیح سے (لفظ انہی کے ہیں) بزار اور طبرانی نے کبیر میں حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ اسی طرح امام احمد ابو داؤد نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی اور اس حدیث کے پہلے حصے کو امام احمد اور نسائی نے سند حسن جید سے حضرت براء بن عازب سے روایت کیا طبرانی نے معجم کبیر میں ابو امامہ سے اور اوسط میں انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ۱۲ محمد عبد الحکیم شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

لیے استغفار کرا کر وہ مغفور ہے۔ پس اگر اہل اسلام بعد دفن میت اپنے میں کسی بندۂ صالح سے اذان کہلوائیں تاکہ بحکم احادیث صحیحہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت ہو۔ پھر میت کیلئے دعا کرے کہ مغفور کی دعا میں زیادہ رجائے اجابت ہو تو کیا گناہ ہو بلکہ عین مقاصدِ شرع سے مطابق ہوا۔

دلیل دہم اذان ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی دافعِ عذاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیٔ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ کوئی چیز ذکرِ خدا سے زیادہ عذابِ خدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔ رواہ[1] الامام احمد عن معاذ بن جبل وابن ابی الدنیا والبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور خود اذان کی نسبت وارد جہاں کہی جاتی ہے وہ جگہ اس دن عذاب سے مامون ہو جاتی ہے طبرانی معاجیم[2] ثلاثہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن فی قریۃ امنھا اللہ من عذابہ فی ذالک الیوم وشاھدہ[3] عندہ فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بے شک اپنے بھائی مسلمان کیلئے ایسا عمل کرنا جو عذاب سے منجی ہو شارع جل وعلا کو محبوب ومرغوب، مولانا علی قاری رحمہ الباری شرح عین العلم میں قبر کے پاس قرآن پڑھنے اور تسبیح ودعائے رحمت ومغفرت کرنے

---

[1] اسے امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل سے اور ابن ابی الدنیا بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کیا ہے [2] تینوں معجموں میں یعنی معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر ۱۲۔ [3] اس حدیث کی شاہد طبرانی کے نزدیک معجم کبیر میں حضرت معقل بن یسار کی روایت کردہ حدیث ہے۔ ۱۲۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری۔

کی وصیت فرما کر لکھتے ہیں۔ فان الاذکار کلہا نافعۃ لہ فی تلک الدار۔ کہ ذکر جس قدر ہیں سب میت کو قبر میں نفع بخشتے ہیں۔ امام بدرالدین محمود عینی شرح صحیح بخاری میں زیر باب "موعظۃ المحدث عند القبر" فرماتے ہیں: مصلحۃ المیت ان یجتمعوا عندہ القراءۃ القرآن والذکر فان المیت ینتفع بہ۔ میت کیلئے اس میں مصلحت ہے کہ مسلمان اس کی قبر کے پاس جمع ہو کر قرآن پڑھیں ذکر کریں کہ میت کو اس سے نفع ہوتا ہے۔ یارب مگر اذان ذکر محبوب نہیں یا مسلمان بھائی کو نفع ملنا شرعاً مرغوب نہیں۔

دلیل یازدہم اذان ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث نزول رحمت، اور کا حضور کا ذکر عین ذکر خدا ہے امام ابن عطا۔ پھر امام قاضی عیاض وغیرہما ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک میں فرماتے ہیں جعلتک ذکراً من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا۔ جو تمہارا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اور ذکر الٰہی بلاشبہ رحمت اترنے کا باعث۔ سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ" انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثانیاً ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔

ؔ اس حدیث کو امام مسلم و ترمذی نے حضرت ابوہریرہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ۱۲۔ شرف قادری

امام سفین بن عیینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔ ابو جعفر بن حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا فرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأس الصالحین تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔ پس بلاشبہ جہاں اذان ہوگی رحمت الٰہی اترے گی اور بھائی مسلمان کیلئے وہ فعل جو باعث نزول رحمت ہو شرع کو پسند ہے نہ کہ ممنوع۔

دلیل دوازدہم خود ظاہر اور حدیثوں سے بھی ثابت کہ مردے کو اس نئے مکان تنگ و تار میں سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم[1] اور اذان دافع وحشت و باعث اطمینان خاطر ہے کہ وہ ذکر خدا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ سن لو خدا کے ذکر سے چین پاتے ہیں دل۔ ابو نعیم و ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام فنادی بالاذان الحدیث جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انہیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتر کر اذان دی۔ پھر ہم اس غریب کی تسکین خاطر و دفع توحش کو اذان دیں تو کیا برا کریں۔ حاشا بلکہ مسلمان خصوصاً ایسے بیکس کی اعانت حضرت حق عزوجل کو نہایت پسند حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مگر جس پر میرے رب کی رحمت ہو بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲۔ شرف قادری

فرماتے ہیں اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ کرب یوم القیٰمۃ جو اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے۔ رواہ الشیخان وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دلیل سیزدہم مسند الفردوس میں حضرت جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنٰے سے مروی قال رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا فمر بعض اھلک یؤذن فی اذنک فانہ درء للھم" یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں۔ اپنے کسی گھر والے سے کہہ کر تیرے کان میں اذان کہے۔ اذان غم پریشانی کی

---

[1] اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲۔ [2] اس حدیث کو امام مسلم، بخاری اور ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

واقع ہے۔ مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا فجربتہ فوجدتہ کذالک؎ ہم نے لے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ؎ ابن حجر کمافی المرقاۃ اور خود معلوم اور حدیثوں سے بھی ثابت کہ میت اس وقت کیسے حزن وغم کی حالت میں ہوتا ہے۔ مگر وہ خاص عباد اللہ اکابر اولیاء اللہ جو مرگ کو دیکھ کر مرحبا؎ بحبیب جاء علی فاقۃ۔ فرماتے ہیں تو اس کے دافع غم والم کے لئے اگر اذان سنائی جائے کیا محذور شرعی لازم آتے حاشا للہ! بلکہ مسلمان کا دل خوش کرنے کے برابر اللہ عزوجل کو فرائض کے بعد کوئی عمل محبوب نہیں۔ طبرانی معجم کبیر، معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا خوش کرنا ہے۔ انہیں؎ دونوں میں حضرت امام ابن الامام سیدنا حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرۃ ادخالک السرور علی اخیک المسلم بے شک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا۔ دلیل چہارم قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین

؎ اسے ابن حجر نے ذکر کیا جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے ۱۲۔ ؎ خوش آمدید اس محبوب کو جو بہت دیر سے آیا۔ ؎ طبرانی، معجم کبیر اور معجم اوسط میں۔ شرف قادری

"امنوا اذکروا اللہ ذِکراً کثیراً" اے ایمان والو اللہ کا ذکر کرو بکثرت ذکر کرنا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا ذکر اللہ حتی یقولو مجنون" اللہ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔[1] اخرجہ احمد وابو یعلی وابن حبان والحاکم والبیھقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صححہ الحاکم وحسنہ الحافظ ابن حجر۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذکر اللہ عند کل شجر وحجر۔ ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کر۔ اخرجہ[2] الامام احمد فی کتاب الزھد والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ لم یفرض اللہ علی عبادہٖ فریضۃً الاجعل لھا حدا معلوماً ثم عذر اھلھا فی حال العذر غیر الذکر فانہ لم یجعل لہ حداً انتھی الیہ ولم یعذر احداً فی ترکہ الا مغلوباً علی عقلہ وامرھم بہ فی الاحوال کلھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کر دی۔ پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا۔ سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے

---

[1] اس حدیث کو امام احمد ابو یعلی ابن حبان حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور حافظ ابن حجر نے حسن قرار دیا۔[2] اس حدیث کو امام احمد نے کتاب الزہد میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

کوئی حد مقرر نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور
مگر وہ جس کی عقل سلامت نہ ہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا ح
دیا۔ ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں۔ الذکر الکثیر ان لا ینقطع
ابدا۔ "ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو۔" ذکرھما فی المعالم وغیرھا
ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب و مندوب ہے جس سے ہ
ممانعت نہیں ہو سکتی۔ جب تک خصوصیت خاصہ کوئی نہی شرعی نہ آئی
اور اذان بھی قطعاً ذکر خدا ہے۔ پھر خدا جانے کہ ذکر خدا سے ممانعت ک
وجہ کیا ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ ہم ہر سنگ و درخت کے پاس ذکر الٰہی کریں
قبر مومن کے پتھر کیا اس حکم سے خارج ہیں خصوصاً بعد دفن ذکر خدا کرنا تو خو
حدیثوں سے ثابت اور بہ تصریح ائمہ دین مستحب و لہٰذا امام اجل ابو سلیمان خطا
دربارہ تلقین فرماتے ہیں لا نجد لہ حدیثا مشہورا ولا باس ب
اذ لیس فیہ الا ذکر اللہ تعالیٰ الی قولہ وکل ذلک حسن "ہ
اس میں کوئی حدیث مشہور نہیں پاتے اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے
مگر خدا کا ذکر اور یہ سب کچھ محمود ہے۔ دلیل پانزدہم امام اجل ابو
زکریا نووی شارح صحیح مسلم کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں یستحب ان
یقعد عند القبر بعد الفراغ ساعۃ قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمہ
و یشتغل القاعدون بتلاوۃ القرآن والدعاء للمیت والوعظ

ان دونوں حدیثوں کو معالم وغیرہ میں ذکر کیا۔ ۱۲ محمد عبدالحکیم شرف قادری۔

والحکایات لاهل الخیر والصالحین مستحب یہ ہے کہ دفن سے فارغ ہو کر ایک ساعت قبر کے پاس بیٹھیں اتنی دیر کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو اور بیٹھنے والے قرآن مجید کی تلاوت اور میت کے لیے دعا اور وعظ و نصیحت اور نیک بندوں کے ذکر و حکایت میں مشغول رہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فقیر نے دلیل ششم ذکر کی فرماتے ہیں قد سمعت عن بعض العلماء انہ یستحب ذکر مسئلۃ من المسائل الفقہیۃ " یعنی بہ تحقیق میں نے بعض علماء سے سنا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کسی مسئلہ فقہ کا ذکر مستحب ہے ؛ اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوٰۃ میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں " کہ باعث نزولِ رحمت است " اور فرماتے ہیں " مناسب حال ذکر مسئلہ فرائض است " اور فرماتے ہیں کہ اگر ختم قرآن کنند اولیٰ و افضل باشد "۔ جب علماء کرام نے حکایاتِ اہلِ خیر و تذکرہ صالحین و ختم قرآن و بیان مسئلہ فقہ و ذکرِ فرائض کو مستحب ٹھہرایا حالانکہ ان میں بالخصوص کوئی حدیث وارد نہیں بلکہ وہ صرف وہی کہ میت کو نزولِ رحمت کی حاجت اور ان امور میں نزولِ رحمت تو اذان کہ بشہادت احادیث موجب نزولِ رحمت و دفعِ عذاب ہے کیونکہ جائز بلکہ

ﮦ رحمت کے نازل ہونے کا سبب ہے۔ ﮦ میراث کا مسئلہ ذکر کرنا حال کے مناسب ہے۔ ﮦ اگر قرآن مجید کا ختم کریں تو اولیٰ و افضل ہوگا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

مستحب نہ ہوگی بحمد اللہ ! یہ پندرہ دلیلیں ہیں کہ چند ساعت میں فیضِ قدیر سے قلبِ فقیر پر فائز ہوئیں مناظر منصف جانے گا کہ ان میں اکثر تو محض استخراجِ فقیر ہیں اور باقی کے بعض مقدمات اگرچہ بعض اجلہ علمائے اہل سنت وجماعت رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام میں مذکور مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے تکمیل ترتیب وتسجیل تقریب سے ہر مقدمہ منفردہ کو دلیل کامل کو ہر مذکورِ ضمنی کو مقصود مستقل کر دیا والحمد للہ رب العالمین بایں ہمہ لا شک ان الفضل للمتقدم۔ ہم پر ان اکابر کا شکر واجب جنہوں نے اپنی تلاش وکوشش سے بہت کچھ متفرق کو یکجا کر دیا اور اس دشوار کام کو ہم پر آسان کر دیا۔ جزاہم اللہ عنا وعن الاسلام والسنۃ خیر جزاء وشکر مساعیہم الجمیلۃ فی حمایۃ الملۃ الغراء ونکایۃ الفتنۃ العوراء وھنا ھم بفضل رسول نقی علی حمید رضی یوم القضاء وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ الاطائب الکرماء آمین:

ــــــــــ

لہ بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ ان دلائل جلائل نے کالشمس وسط السماء واضح کر دیا کہ اس اذان کا جواب بلا استحباب یقینی بلکہ بنظر عمومات شرع بوجوہ کثیرہ زیر سنت ہے شاید وہ بعض علماء جنہوں نے اس کے سنت ہونے کی تصریح فرمائی جن کا قول امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل کیا یہی معنے مراد لیتے ہوں کہ فی نفسہٖ سنت ہے نہ کہ فرد سنت ولہٰذا تارک کبھی کبھی ترک بھی کریں اگر اداء مراد عوام معنے ثانی کیطرف جاتے دیکھیں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ــــــــــ

للعہ دلیل کو دعوے کے مطابق ہونے کے حکم سے ۱۲ صہ بیشک فضیلت متقدمین ہی کو ہے ۱۲ اسے اللہ تعالیٰ انہیں ہماری طرف سے اور اسلام وسنت کی طرف سے بہترین جزا دے اور روشن ملت کی حمایت اور بد تاکہ فتنے کی سرکوبی کیلئے ان کی خوبصورت کوششوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں پاکیزہ، بلند محمود اور پسندیدہ رسول کی فضیلت اور ان کے اعمال کی قیامت کے دن خوشخبری دے ۱۲ (ترجمہ از شرف اہر ہیں)

تنبیہاتِ جلیلہ

تنبیہ اوّل ہمارے کلام پر مطلع ہونے والا عظمتِ رحمتِ الٰہی پر نظر کرے کہ اذان میں ان شاء اللہ الرحمٰن اس میت اور ان احیاء کے کتنے منافع ہیں سات فائدے میت کیلئے (۱) بحولہٖ تعالیٰ شیطان رجیم کے شر سے پناہ (۲) بدولت تکبیر عذابِ نار سے امان ۔ (۳) جوابِ سوالات کا یاد آجانا (۴) ذکرِ اذان کے باعث عذابِ قبر سے نجات پانا ۔ (۵) بہ برکتِ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ رحمت (۶) بدولت اذان دفعِ وحشت (۷) زوالِ غم و حصولِ سرور و فرحت ۔ اور پندرہ احیاء کیلئے، سات تو یہی سات منافع اپنے بھائی مسلمان کو پانا۔ کہ ہر نفع رسانی جدا حسنہ ہے اور ہر حسنہ کم از کم دس نیکیاں۔ پھر نفع رسانی مسلم کی منفعتیں جدا ہی جاننا ہے۔ (۸) میت کیلئے تدبیرِ دفعِ شیطان سے اتباعِ سنت (۹) تدبیرِ آسانیٔ جواب سے اتباعِ سنت (۱۰) دعا عند القبر سے اتباعِ سنت (۱۱) بقصدِ نفعِ میت قبر کے پاس تکبیریں کہہ کر اتباعِ سنت (۱۲) مطلق ذکر کے فوائد ملنا جن سے قرآن وحدیث مالا مال (۱۳) ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب رحمتیں پانا (۱۴) مطلق دعا کے فوائد ہاتھ آنا جسے حدیث میں مغز عبادت فرمایا۔ (۱۵) مطلق اذان کے برکات ملنا جن میں منتہائے آواز تک مغفرت اور ہر تر و خشک کی استغفار و شہادت اور دلوں کو صبر و سکون و راحت ہے۔ اور لطف یہ کہ اذان میں اصل کلمے سات ہی ہیں (۱) اللہ اکبر (۲) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (۳) اشہد ان محمداً رسول اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور مکررات کو گننے تو پندرہ ہوتے ہیں، میت کے لئے وہ سات فائدے اور احیاء کیلئے پندرہ انہی سات اور پندرہ کے برکات ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔ تعجب کرتا ہوں کہ حضرات مانعین نے میت و احیاء کو ان فوائد جلیلہ سے محروم رکھنے میں کیا نفع سمجھا ہے؟ ہمیں تو مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ممکن ہو اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے لازم اور مناسب ہے کہ پہنچائے۔ رواہ[1] احمد ومسلم عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پھر خدا جانے اس اجازت کلی کے بعد جب تک خاص جزئیہ کی شرع میں نہی نہ ہو ممانعت کہاں سے کی جاتی ہے واللہ الموافق۔

تنبیہ دوم حدیث میں ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نیۃ المومن خیر من عملہ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے رواہ[2] البیھقی عن انس والطبرانی فی الکبیر عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کرسکتا ہے مثلاً جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہی مقصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بے شک اس کا یہ چلنا محمود ہر قدم

---

[1] اس حدیث کو امام احمد و مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲۔ [2] اس حدیث کو بیہقی نے حضرت انس اور طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲۔ شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

پر ایک نیکی لکھیں گے اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے۔ مگر عالم نیت اس ایک ہی فعل میں کئی نیتیں کر سکتا ہے۔ ۱۔ اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔ ۲۔ خانۂ خدا کی زیارت کروں گا۔ ۳۔ شعارِ اسلام ظاہر کرتا ہوں۔ ۴۔ داعی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔ ۵۔ تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔ ۶۔ مسجد سے خس و خاشاک وغیرہ دور کروں گا۔ ۷۔ اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں۔ اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے۔ جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ ۸۔ امرِ الٰہی خذوا زینتکم عند کل مسجد کے امتثال کو جاتا ہوں۔ ۹۔ جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا دین کی باتیں سیکھوں گا۔ ۱۰۔ جاہلوں کو مسئلے بتاؤں گا۔ دین سکھاؤنگا ۱۱۔ جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کروں گا۔ ۱۲۔ علماء کی زیارت ۱۳۔ نیک مسلمانوں کا دیدار۔ ۱۴۔ دوستوں سے ملاقات ۱۵۔ مسلمانوں سے میل ۱۶۔ جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلۂ رحم ۱۷۔ اہل اسلام کو سلام ۱۸۔ مسلمانوں سے مصافحہ کروں گا۔ ۱۹۔ ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ ۲۰۔ نماز جماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔ ۲۱-۲۲۔ مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کروں گا۔

لہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانے والے مؤذن کی تعمیل کرتا ہوں۔ ۱۲۔ تمرف نادری

بسم اللہ احمد للہ والسلام علی رسول اللہ ۲۳، ۲۴۔ دخول وخروج میں حضور و آلِ حضور و ازواجِ حضور پر درود بھیجوں گا کہ اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وعلی ازواج سیدنا محمد ۲۵۔ بیمار کی مزاج پرسی کروں گا۔ ۲۶۔ اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کروں گا۔ ۲۷۔ جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا اسے "یرحمک اللہ" کہوں گا۔ ۲۸، ۲۹۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کروں گا۔ ۳۰۔ نمازیوں کے وضو کو پانی دوں گا۔ ۳۱، ۳۲۔ خود مؤذن ہے یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت کہوں گا۔ اب اگر یہ کہنے نہ پایا۔ دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت پر اذان واقامت کا ثواب پا چکا فقد وقع اجرہ علی اللہ ۳۳۔ جو راستہ بھولا ہوگا راستہ بتاؤں گا۔ ۳۴۔ اندھے کی دستگیری کروں گا۔ ۳۵۔ جنازہ ملا تو نماز پڑھوں گا۔ ۳۶۔ موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤں گا۔ ۳۷۔ دو مسلمانوں میں نزع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤں گا۔ ۳۸، ۳۹۔ مسجد میں جاتے وقت دہنے اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباعِ سنت کروں گا۔ ۴۰۔ راہ میں لکھا ہوا کاغذ پاؤں گا اٹھا کر ادب سے رکھ دوں گا۔ الیٰ غیر ذالک من نیات کثیرۃ تو دیکھئے کہ جوان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنہ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے اور ہر قدم چالیس قدم

[1] یہ چالیس نیتیں ہیں جنہیں [2] علماء نے ارشاد فرمایا ہے اور خود فقیر نے بڑھایا ہے جنکے بند کمپیوٹر خطوط کھینچے ہیں ۱۲۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہلے اگر ہر قدم ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔ اسی طرح قبر پر اذان دینے والے کو چاہیئے کہ ان پندرہ نیتوں کا تفصیل قصد کرے تاکہ ہر نیت پر جداگانہ ثواب پائے اور ان کے ساتھ یہ بھی ارادہ ہو کہ مجھے میت کیلئے دعا کا حکم ہے۔ اس کی اجابت کا سبب حاصل کرتا ہوں اور اس سے پہلے عمل صالح کی تقدیم چاہیئے یہ ادب دعا بجالاتا ہوں۔ الی غیر ذالک مما یستخرجہ العارف النبیل واللّٰہ الھادی الی سواء السبیل بہت لوگ اذان تو دیتے ہیں مگر ان منافع و نیات سے غافل ہیں۔ وہ جو کچھ نیت کرتے ہیں اسی قدر پائیں گے۔ فانما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ ما نوی۔

تنبیہ سوم جہاں منکرین یہاں اعتراض کرتے ہیں کہ اذان تو اعلام نماز کے لئے ہے یہاں کونسی نماز کیلئے ہے۔ یہاں کونسی نماز ہوگی جس کیلئے اذان کہی جاتی ہے مگر یہ ان کی جہالت انہیں کو زیب دیتی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ نماز میں کیا کیا اغراض و منافع ہیں اور شرع مطہر نے نماز کے سوا کن کن مواضع میں اذان مستحب فرمائی ہے۔ از انجملہ گوش مغموم میں اور دفع وحشت کو کہنا تو یہیں گزرا اور بچے کے کان میں اذان دیتے سنا ہی ہوگا۔ ان کے سوا

لہ اعمال کا ثواب نیتوں سے ہی ہے اور ہر شخص کیلئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ۱۲۔ لہ بعض احمق جاہل گوش مولود کی اذان سے جواب دیتے ہیں کہ اس کی نماز تو بعد موت مولود ہوتی ہے یعنی نماز جنازہ یہ اذان جو قبر پر کہو گے اس کی نماز کہاں ہے اذان گوش مولود کو نماز جنازہ کی اذان بتانا جیسے جہالت فاحشہ ہے مگر ان کا جواب ہم کی بہ ترکی کہ نماز جنازہ جس طرح قیام سے ہوتی ہے جو دلیل افعال ہے ایک نماز روز محشر صرف سجود سے ہوگی جو پہلے افعال نماز ہے جس دن کشف ساق ہوگا اور مسلمان سجدے میں گر پڑینگے منافق سجدہ نہ کر سکیں گے جس کا بیان سورہ نون شریف میں ہے قبر کی اذان اس نماز کی اذان ہے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

اور بہت مواقع ہیں جن کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ نسیم صبا میں ذکر کی۔

تنبیہ چہارم شرع مطہر کی اصل کلی ہے کہ جو امر مقاصد شرع سے مطابق ہو محمود ہے اور جو مخالف ہو مردود اور حکم مطلق اس کے تمام افراد میں جاری و ساری جب تک کسی خاص خصوصیت سے نہی شرعی وارد نہ ہو تو بعد ثبوت حسن مطلق حسن مقید پر کسی دلیل کی حاجت نہیں بلکہ حسن مطلق ہی اس پر دلیل قاطع اور بقاعدہ مناظرہ اثبات ممانعت ذمہ مانع، معہذا اصل اشیاء میں اباحت تو قائل جواز متمسک بہ اصل ہے کہ اصلاً دلیل کی حاجت نہیں رکھتا۔ اجازت خصوصیت کو اجازت خاصہ وارد ہونے پر موقوف جاننا اور منع خصوصیت کیلئے منع خاص وارد ہونے کی ضرورت نہ ماننا صرف تحکم و زبردستی ہی نہیں بلکہ دائرہ عقل و نقل سے خروج اور سطور رہ عـــہ سفہ و جہل میں کامل ولوج ہے۔ علمائے سنت شکر اللہ تعالیٰ مساعیہم الجمیلۃ ان سب مباحث کو اعلیٰ درجہ پر طے فرما چکے۔ ان تمام اصول جلیلہ رفیعہ و دیگر قواعد نافعہ بدیعہ کی تنقیح بالغ و تحقیق بازغ حضرت خاتم المحققین امام المدققین حجۃ اللہ فی الارضین معجزہ من معجزات سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علے آلہ واصحابہ اجمعین سید العلماء سند الکملاء تاج الافاضل سراج الاماثل حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہٗ در زقنا برہٗ نے کتاب مستطاب "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد" و کتاب لاجواب "اذاقۃ الآثام لمانعی عمل المولد والقیام" وغیرہا

عـــہ بیوقوفی اور جہالت کے گڑھے میں مکمل طور پر داخل ہونا ہے ۱۲ ۔ شرف قادری

میں افادہ فرمائی اور فقیر نے بھی بقدرِ حاجت اپنے رسالہ "اقامۃ القیامۃ علیٰ طاعن القیام لنبی تہامۃ" ۱۲۹۹ھ و رسالہ "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" ۱۳۰۱ھ و رسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا ۱۳۰۲ھ وغیرہا تصانیف میں ذکر کی یہاں ان مباحث کے ایراد سے تطویل کی ضرورت نہیں۔ حضرات مانعین بار ہا ان کو ہزار ہا بار گھر تک پہنچ چکے اگر کچھ ہمت فرمائینگے ان شاء اللہ العزیز وہ جواب باصواب پائیں گے جن کے انوار باہرہ و لمعات قاہرہ کے حضور باطل کی آنکھیں جھپکیں اور اس کی سہانی روشنیوں، دلکشا تجلیوں سے حق و صواب کے نورانی چہرے دمکیں وباللہ التوفیق وہو المعین والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ آخر محرم ۱۳۰۷ھ سے دو جلسوں میں تمام ہوا۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفےٰ احمد رضا خان

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

الجواب صحیح ویؤید کلام المجیب فی الدلیل الاول ما فی الحصن الحصین اذا تغولت الغیلان نادی الاذان مرمص ای رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ والبزار عن سعد بن وقاص وابن ابی شیبۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہ الحرز الثمین للملا علی القاری علیہ رحمۃ الباری

اصاب المجیب
حررہ الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

محب الرسول ۱۲۹۱
محمد عبد القادر

فقیر ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب بخط خود

عرف میاں صاحب قادری
سید ابو الحسین احمد نوری

صح الجواب

محمد احمد قادری
عبد الرسول ۱۲۹۳

قد اصاب من اجاب

حافظ بخش محمد ۱۳۰۰

فضل الرسول

الجواب صحیح

محمد فضل المجید

ان ہذا لہو الحق القراح والصادق الصراح
محمد لائق علی عفی عنہ

عفی عنہ ۱۲۸۷
محمد لائق علی

لقد اجاب المصیب ابو المظہر محمد امیر اللہ عفی عنہ

ابو المظہر محمد امیر اللہ

لنعم ما اجاب
الاستاذ المحقق
ادام اللہ فضلہ المبسوط ظلہ

لقد صح الجواب
اللہم اعط الجزاء الخیر لکاتبہ فی الدارین آمین یا رب العلمین

عبد اللہ

۱۲۸۲

۱ے خاتم اکرم حضرت خاتم العرفاء سند الاولیاء نور العارفین سراج السالکین مستند الکاملین منبع الکمال المعنوی والصوری حضرت سیدنا ومولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ ادام اللہ ظلالہم واعظم افضالہم تا ابد ۲ے مہر مطہر حضرت خاتم المحققین امام المدققین سراج الفقہاء والمحدثین تاج الفحول محب الرسول جناب مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب قادری بدایونی دامت برکاتہم وقدست فیضانہم آمین ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

فتوٰے صلاۃ خوانی بعد اذان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مـا قولـکم رحمکم اللہ تعالیٰ کہ اذان کے بعد صلاۃ جیسا کہ جامع مسجد مصطفےٰ آباد وغیرہ میں رواج ہے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجوا ب

اذان کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ[1] وسلام عرض کرنا کہ ملک عرب ومصر وشام وغیرہا بلاد دارالاسلام بلکہ خاص مسجد الحرام ومسجد اقدس مدینہ طیبہ میں مغرب کے سوا پانچوں وقتوں میں معمول ہے اور پانسو برس سے زیادہ گذرے کہ ائمہ وعلما اس فعل پر تقریر وتسلیم کرتے آئے۔ بے شک جائز ومقبول ہے اور اس میں کسی طرح محذور شرعی نہیں۔ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اقدس ہر آن ہر وقت مسلمان کا ایمان، ایمان کی جان، جان کا چین چین کا سامان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ حضرت حق جل وعلا فرماتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک اونچا کیا ہم نے تیرے لئے تیرا

---

[1] حدیث شریف میں ہے کہ اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا۔ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کے بدلے دس رحمتیں نازل فرمائیگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ مسلم شریف جلد اول ص ۱۶۶۔ اس حدیث شریف میں درود شریف پڑھنے کا عام حکم ہے آہستہ ہو یا بلند آواز سے۔ پھر یہ حکم مؤذن کو بھی شامل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ بہا عشرا۔ جس نے مجھ پر درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ ۱۲۔ شرف لاہوری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

ذکر اور ارشاد فرماتا ہے ۔ انا اعطینٰک الکوثر بیشک ہم نے تمہیں ذکر کثیر عطا فرمایا " اور فرماتا ہے ان شانئک ھو الابتر بیشک تیرا بدخواہ خود ہی بے برکت ہے ۔ قال فی المدارک ھو الابتر المنقطع عن کل خیر لا انت لان کل من یولد الی یوم القیٰمۃ من المومنین فھم اولادک واعقابک وذکرک مرفوع علی المنابر علیٰ لسان کل عالم وذاکر الی اٰخر الدھر یبدء بذکر اللّٰہ ویثنی بذکرک ولک فی الاٰخرۃ مالا یدخل تحت الوصف " یعنی حق تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے تیرا دشمن ہی ہر خیر سے جدا ہے نہ تو کہ قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے سب تیرے بال بچے ہیں اور تیرا ذکر منبروں پر اور ہر عالم اور ذکر کرنے والے کی زبان پر ابدالآباد تک بلند ہے ۔ ہمیشہ خدا کے نام سے ابتدا ہو گی اور اس کے برابر ہی تیرا ذکر کیا جائے گا ۔ اور تیرے لئے آخرت میں جو خوبیاں ہیں وہ تو بیان سے باہر ہیں " تو معلوم ہوا کہ تکثیر ذکر شریف حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق تبارک وتعالیٰ کو محبوب اور معاذ اللہ ان کے ذکر کی کمی ان کے دشمنوں کی تمنا ۔ قسم اس کی جس نے ان کے ذکر کو ابدالآباد تک رفعت بخشی کہ خدا ہی کا چاہا ہوگا اور ان کے دشمنوں کی تمنا کبھی بر نہ آوے گی ۔ کروڑوں اسی امید میں زمین کا پیوند ہو گئے کہ کسی طرح ان کی یاد میں کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک ملتے گئے اور ان کا ذکر تو قیامت تک بلند ہے جس سے ہفت آسمان اور زمین گونج رہے ہیں ۔ والحمد للّٰہ رب العالمین ۔ ابن حبان اپنی صحیح اور ابو یعلیٰ مسند

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

بن سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف رفعت ذکرک قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی یعنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے پاس جبرئیل نے آکر عرض کی میرا اور حضور کا پروردگار حضور سے ارشاد فرماتا ہے تمہیں جانا میں نے کیونکر تمہارا ذکر بلند کیا۔ میں نے کہا خدا خوب جانتا ہے۔ کہا یوں کہ جب میں ذکر کیا جاؤں تو میرے ساتھ یاد کئے جاؤ۔

ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صاحبزادہ سیدنا شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصیت کی۔ کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبہ اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تو خدا کو یاد کرے اس کے برابر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا، خرابی اس کیلئے جو ان کا نام چھپنے کو شرک بتا ئے اور فرمایا فاکثر ذکرہ فان الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتھا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بکثرت کرنا کہ فرشتے ہر گھڑی ان کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیئا اکثر من ذکرہ جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اس کی یاد بہت کرتا ہے رواہ[1] ابونعیم والدیلمی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مروی کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر الانبیاء

---

[1] اس حدیث کو ابونعیم دیلمی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔ شرف قادری

من العبادات وذکر الصالحین کفارۃ ذکر انبیاء کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ۔ رواہ[1] فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وارد کہ فرماتے ہیں صلے[2] اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ علی کا ذکر عبادت ہے رواہ[3] الدیلمی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سبحان اللہ! جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور تمام اولیاء کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے خوشی وشادمانی اور اللہ تعالیٰ کی برکت ومہربانی اس مسلمان کیلئے جس نے ان کے ذکر کو حرز جاں بنایا اور ہر وقت اور ہر آن اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا۔ برخلاف اس طاغی سرکش کے جو ذوق ایمان سے دفعتاً ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے "ذکر رسول اللہ مطلقاً حسن نیست" اعوذ باللہ من خباثۃ العقیدہ

درمختار میں ہے۔ التسلیم بعد الاذان حدث فی الربیع الاخرۃ سبعمائۃ واحدی وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الا المغرب ثم فیہا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ" اذان کے بعد صلاۃ وسلام عرض کرنا شب دوشنبہ نماز عشا ماہ ربیع الآخر

---

[1] اس حدیث کو علامہ دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ [3] اس حدیث کو دیلمی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ ۱۲۔ [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۔ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ع رسول اللہ کا ذکر مطلقاً حسن نہیں ہے، (م کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) ۱۲ شرف قادری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

۱۲۸۱ھ قدسی میں حادث ہوا پھر جمعہ کے دن پھر دس دس برس بعد مغرب کے سوا
سب نمازوں میں، پھر دو دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ باتوں میں ہے جو نیک
ومحمود ہیں۔ امام محدث شمس الملۃ والدین سخاوی قول البدیع، پھر علامہ عمر بن
نجیم نہر الفائق شرح کنز الدقائق، پھر فاضل محقق مولانا امین الملۃ والدین شامی
رد المحتار علی الدر المختار میں فرماتے ہیں والصواب من الاقوال انها بدعة
حسنة حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

الجیب مصیب و مثاب
والجواب صحیح و صواب

حررہ الفقیر عبد المقتدر القادری
العثمانی البدایونی غفر اللہ تعالیٰ لہ

المقتدر ۱۲۹۸
عبد
مطیع الرسول

اصاب من اجاب
حررہ الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

محب الرسول قادری ۱۲۹۱
عبد القادر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

بسم

ذلك الجواب هو الصواب

فالجواب من اجاب

حافظ بخش محمد ۱۳۹۰

الجواب صواب

۱۲۸۵

محمد امداد حسین

صح الجواب بلا ریب

عبد الرزاق

بن عبد الصمد

۱۳۹۹

فقد اصاب المجیب الثاقب

بحث اجاد و اطاب

احمد ۱۲۸۲

محمد

ارشاد حسین

الحمد لله ما اجاب به مولانا المحقق واستاذنا المدقق دام فضله ومد ظله فهو الحق بلا فرية وخلافه باطل بلا مرية والله تعالى اعلم كتبه الفقير عبد الرحمن بن احمد القرشي غفر الله تعالى له

۱۳۹۸

عفی عنہ

عبد اللہ

نعم الجواب حبذا التحقيق للصدق والصواب

محمد سلامت اللہ

الملقب سراج الدین

تم الملخص

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر!

اعلیٰحضرت قدس سرہ سے سوال کیا گیا کہ جنازے کے آگے بلند آواز سے ذکر کرنا، مولود شریف پڑھنا جائز ہے یا کروہ بعض کتب فقہ میں اسے کروہ تحریمی اور تنزیہی لکھا ہے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے جواب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اللہ عزوجل کا ذکر اصل مقصود اور تمام عبادات کی جان ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ "میری یاد کیلئے ہمیشہ نماز ادا کر" یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ بندگانِ خدا کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتے ہیں وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کیا کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ) حدیث شریف میں ہے اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِنَّہٗ مَجْنُوْنٌ (اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو حتی کہ لوگ کہیں یہ پاگل ہے۔) ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یذکر اللّٰہ تعالٰی علٰی کل احیانہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ نے روایت کیا اور امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کونسی چیز بہتر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے) یہ صحیح ہے کہ کتب حنفیہ میں جنازے کے ساتھ ذکر جہر کو کروہ لکھا ہے لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کراہت کا حکم کچھ عوارض

غیر لازمہ کی وجہ سے ہے جیسا کہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار وغیرہ محققین نے تحقیق فرمائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ذکر بالجہر سے ہمراہیوں کی توجہ یاد موت سے ہٹ جائیگی حالانکہ اس وقت آدمی کو موت کے خیال میں مستغرق ہونا چاہیئے اسی بناء پر فقہاء کرام نے کراہت کا حکم فرمایا۔ انصاف کیجیے تو یہ حکم اس زمان خیر کیلئے تھا جب جنازے کے ساتھ چلنے والے کو یہ پتہ نہ چلتا کہ ہمارے دلہنے ہاتھ پر کون ہے اور بائیں ہاتھ پر کون ہے۔ ہر شخص اپنی فکر میں مشغول ہوتا کہ یہ وقت اپنے لئے بھی آنا ہے اور پھر اس وقت کیا ہوگا؟ کیسے گذرے گی؟ اپنے اعمال کی حالت کیا ہے؟ گویا ہر شخص اس کو اپنا ہی جنازہ جانتا۔ بلاشبہ جنازہ کے ساتھ چلتے وقت مناسب یہی ہے اور اس حالت کے مناسب وہی کلیۃً خاموشی کہ سانس کے سوا اصلاً آواز نہ ہو جب زمانہ بدلا اور صدر اول کا ساخوف عام مسلمانوں میں نہ رہا بہت سے لوگوں کیلئے یکسر خاموشی خیال کی پریشانی کا باعث بنی اطبائے قلوب نے زبان سے آہستہ ذکر کا اضافہ فرمایا کہ ان اردان یذکر اللہ تعالیٰ یذکرہ فی نفسہ (اگر ذکر خدا کرنا چاہے تو آہستہ کرے) اس میں حکمت یہ تھی کہ خاموشی فی نفسہ تو امر مطلوب نہیں۔ محض خاموشی سے ذکر خیر یقیناً بہتر ہے لہٰذا ارشاد ہوا ان لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہی چاہیئے، پہلی شریعتوں میں خاموشی کا روزہ رکھا جاتا تھا۔ ہماری شریعت مبارکہ نے اسے منسوخ فرما دیا۔ مجوسیوں کے ہاں کھانے کے وقت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

خاموشی ضروری ہے۔ ہماری شریعت میں مکروہ اور اس سے احتراز لازم ہے۔ یہاں ایک وجہ سے خاموشی مطلوب تھی کہ زبان کے عمل کی وجہ سے توجہ منقسم نہ ہو۔ آہستہ ذکر کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ دوسرے لوگ یادِ موت میں مصروف رہیں۔ ان کا خیال کہیں منتشر نہ ہو۔ اب دیکھا کہ زمانہ بدلا اور اکثر لوگ غالبًا ایسے ہی رہ گئے کہ جنازہ کے وقت اور دفن کے وقت اور قبروں پر بیٹھ کر فضول اور بے فائدہ باتوں دنیاوی تذکروں بلکہ ہنسی مزاح میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ النادر مستثنیٰ والیفرد کحکم رنادر مستثنیٰ ہوتا ہے۔ اس کا الگ حکم بیان نہیں کیا جاتا جیسے کہ فتح القدیر شامی وغیرہ میں ہے ایسے لوگوں کو ذکرِ خدا و رسول جل وعلا وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مشغول کرنا عین صواب و کارِ ثواب ہے اسی لئے علمائے روحانی نے بلند آواز سے ذکر کی اجازت دیدی کہ اسطرح ذکرِ خدا دل میں زیادہ اترتا ہے۔ وسوسے دور ہوتے ہیں ذکر کرنے والوں کی زبانوں اور سننے والوں کے کانوں کو مشغول کرتا ہے اور غافلوں کو لغویات سے روک کر ذکر کرنے اور اس کے سننے کیطرف بلاتا ہے یہ سمجھ لینا کہ مسلمان الیسے ہو گئے ہیں کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے متاثر نہیں ہوں گے جہالت اور بدگمانی ہے جنازہ کے ساتھ ذکر بالجہر کے متعلق اختلاف ہے کہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی ان میں سے کس کو ترجیح ہے اس میں بھی اختلاف ہے، قنیہ میں کراہت تنزیہہ کو ترجیح دی اور اسی پر قاضی تمہ میں جزم فرمایا اور یہی تجرید مجتبیٰ وحاوی وبحرالرائق وغیرہا کے لفظ ینبغی کا مفاد ہے اور ترک اولیٰ اصلاً گناہ نہیں جیسے کہ علماء نے اس پر تصریح کی اور ہم نے رسالہ جمل مجلیہ میں اسکی تحقیق کی

ہے اور عوام کو اللہ عزوجل کے ایسے ذکر سے منع کرنا جو شرعاً گناہ نہ ہو محض جہل عام مسلمین ہے اس کا ارتکاب وہی شخص کریگا جو مقاصد شرع سے جاہل وناواقف ہو یا مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر اپنی رفعت وشہرت چاہتا ہو بلکہ ائمہ ناصحین تو یہاں تک فرماتے ہیں ایسے ناپسندیدہ امر سے منع کرنا ضروری ہے جو بالاجماع حرام ہو بلکہ تصریحیں فرمائیں کہ عوام اگر کسی طرح یاد خدا میں مشغول ہوں ہرگز منع نہ کیے جائیں اگرچہ وہ طریقہ اپنے مذہب میں حرام ہو مثلاً سورج نکلتے وقت نماز حرام ہے اور عوام پڑھتے ہوں تو انہیں روکا نہ جائے کیوں کہ کسی طرح وہ خدا کا نام تو لیں۔ اگرچہ کسی دیگر مذہب پر اس کی صحت ہوسکے جیسے کہ در مختار اور حدیقۃ الندیہ میں ہے۔ امام علامہ ناصح الامہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی جنہیں علامہ طحطاوی جیسا فقیہ جلیل العارف باللہ سیدی عبدالغنی النابلسی کے لقب سے یاد کرتے ہیں کی کتاب مستطاب الحدیقۃ الندیہ فی شرح الطریقۃ المحمدیہ صفحہ ۶۲ جلد مصری سے اعلیحضرت ایک طویل عبارت نقل فرما کر فرماتے ہیں اس کلام جمیل امام جلیل رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلاصہ ارشادات چند افادات ہیں (۱) سلف صالح کی حالت جنازہ میں یہ ہوتی کہ ناواقف کو معلوم نہ ہوتا کہ ان میں اہل میت کون ہے اور باقی ہمراہ کون ہے سب ایک سے مغموم ومحزون نظر آتے اور اب حال یہ ہے کہ جنازے میں دنیاوی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں موت سے انہیں کوئی عبرت نہیں ہوتی ان کے دل اس سے غافل ہیں کہ میت پر کیا گزری فرماتے ہیں بلکہ میں نے جنازے میں لوگوں کو ہنستے دیکھا تو ایسی حالت میں ذکر جہر کرنا اور تعظیم خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

وسلم کا بلند آواز سے اظہار حین نصیحت ہے کہ ان کے دلوں کے زنگ چھوٹیں اور غفلت سے بیدار ہوں (۲) نیز ذکر جہر میں میت کو تلقین ذکر کا فائدہ کہ وہ سن کر سوالات نکیرین کے جواب کے لئے تیار ہو (۳) سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شارع علیہ السلام کی طرف سے مسلمانوں کو ذکر خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اذن عام ہے لہٰذا جب تک کسی خاص صورت کی ممانعت میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو اس کا روکنا مناسب نہیں (۴) نیز انہی امام عارف نے فرمایا الٰہی جو اس سے منع کرے اس کا دل کس قدر سخت اندھا ہے جنازے کے ساتھ ذکر خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بند کرنے کی تو یہ کوشش اور بھنگ بکتی دیکھیں تو بیچنے والے سے اتنا نہ کہیں کہ یہ تجھ پر حرام ہے فرماتے ہیں جبکہ میں نے انہی (ذکر جہر کے منع کرنے والوں) میں سے ایک کو دیکھا کہ اس سے تو منع کرتا ہے اور خود اپنی امامت کی تنخواہ بھنگ فروش کے حرام مال سے لیتا ہے ع با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد (۵) امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں اکابر کرام کے یہاں عہد ہے جو اچھی بات مسلمانوں نے نئی نکالی ہو اس سے منع نہ کریں گے خصوصاً جب وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق رکھتی ہو جیسے جنازے کے ساتھ قرآن مجید یا کلمہ شریف یا اور ذکر خدا و رسول کرنا جل وعلا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (۶) نیز امام ممدوح فرماتے ہیں جو اسے ناجائز کہتا ہے شریعت کی سمجھ نہیں (۷) نیز فرماتے ہیں ہر وہ بات کہ زمانہ برکت نشان حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھی مذموم نہیں ہوتی (یعنی سلب کلی درست نہیں) ورنہ اس کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner

دروازہ کھلے تو ائمہ مجتہدین نے جتنی نیک باتیں نکالیں ان کے وہ سب اقوال مردود ہو جائیں (۸) فرماتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد سے کہ جو شخص دین اسلام میں نیک بات نکالے اسے اس کا اجر ملے اور قیامت تک جتنے لوگ اس نیک بات کو بجالائیں سب کا ثواب اس ایجاد کنندہ کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے علمائے امت کیلئے اس کا دروازہ کھول دیا کہ نیک طریقے ایجاد کرکے جاری کریں اور انہیں شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملحق کریں یعنی جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عام اجازت فرمائی ہے تو جو نیک بات نئی پیدا ہوگی وہ نئی نہیں بلکہ حضور کے اذن عام سے حضور ہی کی شریعت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۹۔ فرماتے ہیں کہ شرع مطہر میں اس سے ممانعت نہ آنا ہی اس کے جواز کی دلیل ہے اگر جنازے کے ساتھ ذکر الٰہی منع ہوتا تو کم از کم ایک حدیث تو اس کی ممانعت میں آتی جیسے رکوع میں قرآن مجید پڑھنا منع ہے تو اس کی ممانعت کی حدیث موجود ہے تو جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت فرمایا وہ کبھی ہمارے زمانے میں منع نہیں ہو سکتی۔ ۱۰۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر جنازے کے تمام ہمراہی بلند آواز سے کلمہ طیبہ وغیرہا ذکر خدا و رسول عزّ و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے چلیں تو کچھ اعتراض نہیں بلکہ اس کا کرنا نہ کرنے سے افضل ہے (فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۵ تا ۸ و ص ۱۸۲ ملخصاً)

دیار مصر کے مفتی حضرت العلامہ شیخ عبد القادر رافعی فاروقی حنفی "ردالمحتار" المعروف بہ شامی کے حاشیہ تحریر المختار جلد ۱ ص ۱۲۳ میں فرماتے ہیں۔

ونقل عن سیّد الطاهر الاهدل انه قال السنة واذا كانت فنا السكوت

لکن قد اعتاد الناس کثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ورفع اصواتہم بذالک وھم ان منعوا ابت
نفوسھم عن السکوت والتفکر فیخوضون فی کلام دنیوی ربما
واقعوا فی غیبۃ وانکار المنکر اذا افضی الی ما ھو اعظم منکرا
کان ترکہ احب ارتکابا لاخف المفسدتین کما ھو القاعدۃ
الشرعیۃ انتھیٰ ملخصًا اھ

(سید طاہر اہدل سے منقول ہے کہ اس جگہ (جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے) اگرچہ
خاموشی مسنون ہے لیکن آجکل لوگ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے عادی ہیں
انہیں اگر منع کیا جائے تو وہ خاموش ہو کر غور و فکر (یادِ موت) کیلئے تیار نہیں ہونگے
بلکہ دنیا کی باتوں میں معروف ہو جائیں گے اور اکثر کسی کی غیبت میں مبتلا ہو جائیں گے
اور قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ جب کسی (فی نفسہٖ) ناپسندیدہ چیز کے منع کرنے سے بڑی
خرابی لازم آرہی ہو تو اس سے منع نہ کرنا بہتر ہے تاکہ نسبتًا کم خرابی کا ارتکاب ہو۔)

یعنی خاموشی سے غور و فکر کرنا اگرچہ ذکر بالجہر سے بہتر ہے لیکن آجکل
کے ماحول میں لوگ دنیاوی اور بے قاعدہ باتوں غیبت، جھوٹ
ہنسی مزاح میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور اسکے
حبیب محترم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر یقینًا بہتر ہے اور مفید ہوگا۔ اللہ
تعالیٰ راہ ہدایت واستقامت عطا فرمائے۔

شرف لاھوری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook
Scanned with CamScanner

بے شمار اسلامی مسائل و مباحث پر مشتمل ایک نادر و وقیع مجموعہ

فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

از

فقیہ اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ **امام احمد رضا** حنفی قادری برکاتی بریلوی

قدس سرہٗ ۔ وصال ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

☆ عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے

☆ حوالوں کی تخریج اور حسبِ ضرورت تحشیہ

☆ معیاری کتاب، عمدہ کاغذ، آفسیٹ طباعت، عمدہ جلد۔

رضا فاونڈیشن، لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اوّل، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھویں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں۔

قیمت مجلد آٹھ جلدیں۔ /۱۷۰۰

تاجرانِ کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر

رضا اکیڈمی، ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی۔ ۳

تقسیم کار

فاروقیہ بکڈپو۔ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Scanned with CamScanner